روزنامہ **الفضل** ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — فون: ۴۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۲/۷۷ | بدھ ۲۰ محرم الحرام ۱۴۱۳ھ، ۲۲ وفا ۱۳۷۱ہش، ۲۲ جولائی ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۶۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنا محاسبہ کرتے رہو

میں دیکھتا ہوں کہ خدا کا خوف اُٹھ گیا ہے وہ دعویٰ اور معاہدہ کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا قابلِ غور ہو گیا ہے۔ اب اپنے حرکات و سکنات رفتار و گفتار پر نظر کرو کہ اس عہد کی رعایت کہاں تک کی جاتی ہے۔ پس ہر وقت اپنا محاسبہ کرتے رہو۔

(اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت (الاوّل) اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اس وقت جس قدر لوگ کھڑے ہیں کون کہہ سکتا ہے کہ ایک سال تک میں ضرور زندہ رہوں گا۔ لیکن اگر خدا کی طرف سے علم ہو جاوے کہ اب زندگی ختم ہے تو ابھی سب ارادے باطل ہو جاتے ہیں۔ پس خوب یاد رکھو کہ (صاحب ایمان) کو دنیا کا بندہ نہ ہونا چاہیئے۔ ہمیشہ اس امر میں کوشاں رہنا چاہیئے کہ کوئی بھلائی اس کے ہاتھ سے ہو جاوے۔ خدا تعالیٰ بڑا رحیم کریم ہے اور اس کا ہرگز یہ منشا نہیں ہے کہ تم دُکھ پاؤ۔ لیکن خوب یاد رکھو کہ جو اس سے عمداً دُوری اختیار کرتا ہے اس پر اس کا قہر ضرور ہوتا ہے۔ عادت اللہ اسی طرح سے چلی آتی ہے۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۲۰-۲۲۱)

"ایک پھل اور سایہ دار درخت کی طرح اپنے وجود کو بنانا چاہیئے تاکہ مالک بھی خبر گیری کرتا رہے۔ لیکن اگر اس درخت کی مانند ہوگا کہ جو نہ پھل لاتا ہے اور نہ پتے رکھتا ہے۔ کہ لوگ سایہ میں آ بیٹھیں تو سوائے اس کے کہ کاٹا جاوے اور آگ میں ڈالا جاوے اور کس کام آ سکتا ہے۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۲۲)

گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کی دو طالبات کا اعزاز

انٹرمیڈیٹ و سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ فیصل آباد نے ہیڈ مسٹریس گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول کو اطلاع دی ہے کہ بورڈ کے سالانہ علمی و ادبی مقابلہ جات میں سال ۸۹-۱۹۸۸ء میں گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کی طالبہ عمرانہ عابد صاحبہ بنت مکرم عابد صاحب محکمہ جنگلات نے ادبی مقابلہ جات میں سارے بورڈ کی طالبات میں مجموعی طور پر اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔ اسی طرح ادبی مقابلہ جات برائے سال ۹۰-۱۹۸۹ء میں طالبات میں عزیزہ عائشہ نصرت جہاں بنت محترم سید محمود احمد صاحب ناصر و صاحبزادی امۃ المتین صاحبہ نے بھی بورڈ کی طالبات میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز دونوں بچیوں کے لئے مبارک کرے۔

خدا تعالیٰ کی معرفت کے بعد اپنی گردن اسکے سامنے جھکا دیں

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے

"جو لوگ آپؐ پر ایمان لائے۔ انہوں نے بھی اپنی قوت اور طاقت کے مطابق خدا تعالیٰ کے احکام پر پورا پورا عمل کیا اور ان سے گریز کا کوئی راستہ تلاش نہیں کیا۔ ایسا لگتا ہے کہ ان کے اندر عدم اطاعت نافرمانی کی کوئی طاقت باقی ہی نہیں رہی تھی۔ اس لئے کہ ان کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت کا ایک سمندر موجزن ہو گیا تھا۔ اس کے بعد تو پھر یہ سوال پیدا نہیں ہوتا کہ انسان شیطان کی طرح انکار اور استکبار کی راہ اختیار کرے۔ اور یہ نتیجہ ہے اس معرفتِ الٰہی کا جس سے اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کی خشیت پیدا ہوتی ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے۔ انسانی محبت اور خشیت اللہ کے نتیجہ میں اپنی زندگی کے مقصد کو پا لیتا ہے۔ پس خلاصہ یہ نکلا کہ انسان کی ساری قربانیوں کی بنیاد ہے تربیت کے اس عروج پر جسے ہم ایک لفظ "اطاعت" کے ساتھ تعبیر کرتے ہیں۔ ہمیں یہ دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ توفیق عطا کرے کہ ہم اس کے احکام کو بشاشت کے ساتھ اور محبت اور پیار کے ساتھ ماننے والے ہوں۔ دنیا میں طاقت کے زور سے بھی یہ بات منوائی جاتی ہے۔ لیکن خدا کے بزرگ اور پاک بندہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے طاقت کے زور سے نہیں بلکہ پیار کے ساتھ اپنی باتیں منوائیں۔ اور لوگوں کے دلوں میں خدا کا پیار پیدا کر کے اپنی باتیں منوائیں۔ آپ نے پیار سے لوگوں پر ثابت کیا کہ جن باتوں کے کرنے کا تمہیں کہا جاتا ہے۔ ان کے کرنے میں تمہارا فائدہ ہے اور جن کے چھوڑنے کا حکم ہے یعنی جو نواہی ہیں ان کے چھوڑنے میں تمہاری بھلائی اور ترقی و خوشحالی کا راز ہے۔ پس (دین حق) کا خلاصہ ایک لفظ میں اطاعت ہے اور اسے ذرا پھیلائیں تو یہ بنتا ہے کہ انسان اپنی گردن برضا و رغبت خدا تعالیٰ کے احکام کی چھری کے سامنے اسی طرح رکھ دے جس طرح عید قربان کا بکرا قصائی کی چھری کے نیچے اپنی گردن رکھ دیتا ہے مگر بکرا اپنی مرضی سے ایسا نہیں کرتا۔ اسی طرح انسان کو چاہیئے کہ وہ اپنی گردن خدا کے سامنے جھکا دے۔ بکرے کی نسبت انسان کے حالات مختلف ہوتے ہیں۔ انسان سمجھدار عقلمند اور صاحب اختیار ہوتا ہے۔ وہ اپنی مرضی سے اپنے فائدہ کے لئے خدا تعالیٰ

باقی ص پر

میراتھن ریس

مورخہ ۲۴ جولائی ۱۹۹۲ء بروز جمعہ بعد نماز فجر صبح ساڑھے پانچ بجے مجلس صحت کے زیر اہتمام پیدل سیر اور دوڑ کا مقابلہ منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں انصار (معیارِ اوّل، معیار دوم)، خدام، اطفال (معیارِ صغیر، معیار کبیر) حصہ لیں گے حصہ لینے والے افراد و اطفال وقتِ مقررہ سے بیس منٹ قبل دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے سامنے پہنچ جائیں۔

احباب سے گذارش ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مقابلہ میں شامل ہوں۔ اوّل، دوم اور سوم آنے والوں کو انعامات دیئے جائیں گے۔

سیکرٹری مجلس صحت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۲۔ وفا ۱۳۷۱ ہش ـ ۲۲۔ جولائی ۱۹۹۲ء

بدپرہیزی سے گریز

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے، فرماتے ہیں "کہ بد پرہیز بیمارے نہ بیند روئے صحت را" انسان صحت کی حالت میں بھی ہوتا ہے اور پھر اس پر بیماری کی حالت بھی آتی ہے اور جب بھی وہ بیمار ہوتا ہے اسے خود بھی سب سے پہلے یہی خیال آتا ہے اور دوسرے بھی یہی کہتے ہیں۔ اور ڈاکٹروں نے تو کہنا ہی کہنا ہے۔ کہ پرہیز نہیں کیا۔ خوراک میں بد پرہیزی ہو گئی۔ فضائی آلودگی سے نہ بچا جا سکا اور ماحول کی گندگی اثر انداز ہو گئی۔ گویا کہ اگر پرہیز کر لیا جاتا۔ گندی غذا نہ کھائی جاتی۔ گندے ماحول سے گریز کیا جاتا تو یقیناً بیماری کا حملہ نہ ہوتا۔ اکثر بیماریوں کے متعلق پرہیز پر زور دیا جاتا ہے اور بتایا بھی جاتا ہے کہ وہ پرہیز کس طرح کیا جائے۔ آجکل تو آپ نے سُنا ہوگا کہ متعدد بیماریوں سے بچنے کے لئے ٹیکے تجویز کئے جاتے ہیں۔ اور بعض ٹیکے تو پیدائش کے ساتھ ہی لگانے ضروری ہو جاتے ہیں۔ بلکہ بچے کو بیماری سے بچانے کے لئے اس کی پیدائش سے بھی پہلے اس کی والدہ کو ٹیکے لگائے جاتے ہیں۔ یہ سب پرہیز ہیں۔ اور اگر ان کا خیال نہ رکھا جائے تو بیماری کا حملہ یقینی ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ پرہیز کی اس وقت بھی ضرورت ہے جب بیماری حملہ کر دیتی ہے۔ اگر بیماری سے پہلے پرہیز نہ کیا جائے تو بیماری آئے گی۔ اور اگر بیماری کے دوران پرہیز نہ کیا جائے تو بیماری جائے گی نہیں۔ یہی وہ بات ہے جو حضرت اقدس نے اس مصرع میں بیان فرمائی ہے۔

اب تک تو ہم نے جسمانی بیماریوں کا ذکر کیا ہے۔ لیکن روحانی دنیا میں بھی یہی کیفیت ہے۔ بیماری سے پرہیز یعنی روحانی بیماری سے بچنے کے لئے پرہیز لازمی ہے۔ اس کا نام تقویٰ بھی رکھ سکتے ہیں۔ تقویٰ اختیار کرنے والے روحانی بیماریوں سے محفوظ رہتے ہیں۔ وہ بچ بچا کر چلتے ہیں۔ کانٹوں میں سے چلتے ہوئے کپڑے سمیٹ لیتے ہیں۔ کہ کانٹے الجھ نہ جائیں اور اس طرح خیر و عافیت سے آگے نکل جاتے ہیں۔ لیکن اچھے بھلے نیک آدمی کو بھی روحانی بیماری کا خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ اس کے لئے بھی پرہیز ہی کی ضرورت ہے۔ یعنی تقویٰ کی۔ تقویٰ اختیار نہ کرے تو بیماری بڑھتی چلی جائے گی۔ اور وہ صحت کا منہ کبھی نہیں دیکھے گا۔

پس ہم سب کا فرض ہے کہ پرہیز کریں۔ مادی دنیا میں بھی اور روحانی دنیا میں بھی۔

کل تو یقیناً یاد کرو گے
آج بھی کر لو یاد
جیتے جی شاباش کہو تو
دونوں، زندہ باد

ـــــــ ابوالاقبال

جو بوئے گا سو کاٹے گا کھیت اپنا پہچان
عِلم وعمل کی مٹی نم ہے او زیرک دہقان

چلتے پھرتے اوروں جیسا لگ کر مت اِترا
سب مخلوق سے اشرف بن اور پھر کہلا انسان

تیرے ہاتھ میں میری لاج ہے تُو میرا لج پال
تیرے ہونٹ اور میری باتیں، ہر جذبہ ہیجان

جو دیوار کے پیچھے چھُپ کر غرّاتا ہے مجھ پہ
اس سے کون کہے یہ مَیں ہوں اور یہ ہے میدان

تُو بھی سوچ کہ میری خاطر کب تیرا دل دھڑکا
مَیں نے تجھ کو یاد کیا ہے، کِیا بھی ہے ہر آن

مَیں اک ملزم ہو کر کرتا ہوں انصاف کی بات
مَیں نے اپنے منصف میں دیکھی انصاف کی شان

مشکل سے ٹکرا جانے کا عزم عطا کر مجھ کو
نہیں نہیں تُو میری مشکل کو مت کر آسان

کس نے کس کی بات سُنی ہے کون ہے کس سے گویا
شور کا سنّاٹا ہے اور آوازوں کا فقدان

جب چاہو آ جاؤ توڑ کے راہ کی ہر دیوار
پاکستان تمہارا ہے اور تم ہو پاکستان

داناؤں سے مل بیٹھا ہوں ساری عمر نسیمؔ
پھر بھی میرے اپنے مجھ کو کہتے ہیں نادان

نسیمؔ سیفی

بدظنی

بدظنّی انسان کو تباہ کر دیتی ہے۔ یہاں تک لکھا ہے کہ جس وقت دوزخی لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے یہی فرمائے گا کہ تم نے اللہ تعالیٰ پر بدظنّی کی۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۵۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عربی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:-

یَا مَنْ أَحَاطَ الْخَلْقَ بِالْاٰلَاءِ
نُثْنِیْ عَلَیْكَ وَلَیْسَ حَوْلُ ثَنَاءِ

اے وہ ذات جس نے (اپنی) نعمتوں سے مخلوق کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تعریف کی طاقت نہیں ہے۔

أُنْظُرْ اِلَیَّ بِرَحْمَةٍ وَعُطُوْفَةٍ
یَا مَلْجَئِیْ یَا کَاشِفَ الْغَمَّاءِ

مجھ پر رحمت اور شفقت کی نظر کر اے میری پناہ۔ اے حزن و کرب کو دُور فرمانے والے

أَنْتَ الْمَلَاذُ وَأَنْتَ کَهْفُ نُفُوْسِنَا
فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا وَ بَعْدَ فَنَاءِ

تو ہی جائے پناہ ہے اور تو ہی ہماری جانوں کی پناہ گاہ ہے۔ اس دنیا میں بھی اور فنا کے بعد بھی۔

إِنَّا رَئَیْنَا فِی الظَّلَامِ مُصِیْبَةً
فَارْحَمْ وَأَنْزِلْنَا بِدَارِ ضِیَاءِ

ہم نے تاریکی کے زمانہ میں مصیبت دیکھی ہے تو رحم فرما اور ہمیں نور کے گھر میں اتار دے

تَعْفُوْ عَنِ الذَّنْبِ الْعَظِیْمِ بِتَوْبَةٍ
تُنْجِیْ رِقَابَ النَّاسِ مِنْ اَعْبَاءِ

تُو توبہ سے بڑے گناہوں کو (بھی) معاف فرما دیتا ہے۔ تو (ہی) لوگوں کی گردنوں کو بھاری بوجھوں سے نجات دیتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ان اشعار میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر فرماتے ہیں اور نعمتیں بھی اتنی کہ انہوں نے ساری دنیا کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ کوئی جگہ ایسی نہیں اور کوئی مخلوق ایسی نہیں جس پر اللہ تعالیٰ کی ذات نے بے شمار نعمتوں کی بارش نہ کی ہو۔

حضور فرماتے ہیں کہ اگرچہ ہم میں تیری تعریف کی طاقت تو نہیں ہے لیکن ہم تیری تعریف کرتے ہیں۔ صاف ظاہر ہے کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا احساس ہو اور وہ یہ بھی سمجھے اور بالکل درست سمجھے کہ دنیا کی ہر مخلوق ہر حصے میں اللہ تعالیٰ کی لا انتہا نعمتوں سے حصہ پا رہی ہے وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کی تعریف ہی کرے گا

حضور فرماتے ہیں کہ اے خدا تو تو رنج و غم کو دُور کرنے والا ہے اور تو ہی وہ ذات ہے جس میں میں پناہ حاصل کرتا ہوں اور اپنے رنج و غم کو دور کرنے کے لئے جس کی طرف میں آتا ہوں تو اپنے خاص فضل سے مجھ پر رحمت اور شفقت کی نظر کر یعنی میرے جو بھی رنج اور غم ہیں ان کو تو اپنے خاص فضل سے دور کر اور مجھے قلبی سکینت عطا فرما۔

حضور فرماتے ہیں کہ تیری ذات صرف میری ہی جائے پناہ نہیں ہے تو تُو ہم سب کی جائے پناہ ہے۔ اور تیری پناہ گاہ کی وسعت صرف اسی دنیا تک محدود نہیں ہے بلکہ اس کا پھیلاؤ تو ہماری فنا کے بعد بھی جاری رہتا ہے یعنی اس دنیا میں بھی ہر رنج و غم کی دُوری کے لئے ہم تیرے پاس آتے ہیں اور تجھی کو اپنی پناہ سمجھتے ہیں اور اپنی ہر ترقی کے لئے تجھی سے ایسے اسباب طلب کرتے ہیں جو ہمارے کام آئیں اور اگلی دنیا میں بھی تو ہی ہماری ترقیات میں وسعت دینے والا ہوگا ہم تجھی سے طلب کریں گے اور تجھی سے پائیں گے۔ ہم نے مصیبت دیکھی ہے۔ ہمیں رنج پہنچا ہے اور درحقیقت ایسا اس لئے ہوا ہے کہ یہ تاریکی کے دن ہیں۔ اگر ان دنوں میں روشنی موجود ہوتی۔ اگر اس ماحول میں روشنی موجود ہوتی۔ تو یقیناً ہمیں یہ مصیبتیں دیکھنی نہ پڑتیں۔ پس تو ہمیں روشنی کے گھر میں لے جا۔ یعنی ہمارے ارد گرد روشنی پھیلا دے اور اس روشنی کی وجہ سے ہماری مشکلات کو دُور فرما۔ تو توبہ کے ذریعے بہت بڑے بڑے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اور وہ لوگ جن کی گردنیں بڑے بڑے بوجھوں سے دبی ہوتی ہیں انہیں تو نجات دیتا ہے۔ یہ بات پناہ سے بھی کسی قدر آگے نکل جانے والی ہے۔ تجھ سے پناہ حاصل کرنے کے بعد ہم تیری جناب میں یہ درخواست کرتے ہیں یعنی دعا کرتے ہیں کہ تو ہماری توبہ کو قبول فرما کیونکہ توبہ کی قبولیت تو بڑے بڑے گناہوں کو بھی خاشاک کی طرح بہا کر لے جاتی ہے اور چونکہ تو ان لوگوں کے بوجھوں کو اتار دیتا ہے جن کی گردنیں بوجھوں کے نیچے دبی ہوتی ہیں۔ اس لئے ہم بھی تجھ سے یہی کچھ چاہتے ہیں کہ تو ہمیں ہمارے بوجھوں سے نجات عطا فرما۔

ان اشعار میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر کرتے ہوئے انسان کی توجہ اس بات کی طرف دلائی ہے کہ اپنی حد استطاعت تک ضرور اسے اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنی چاہیئے۔ اگرچہ ان نعمتوں کو دیکھتے ہوئے وہ حقیقی طور پر یہ محسوس کرے گا کہ وہ تعریف کرنے کے قابل نہیں ہے لیکن اپنی حد استطاعت تک تو اسے ضرور اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے رہنا چاہیئے اور انہی نعمتوں کے ذکر کے بعد حضور اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ وہ رحمت کی نظر کرے اور محبت کے ساتھ پناہ دے کر ہر رنج و غم کو دُور فرمائے۔ حضور اپنے اس یقین کا اظہار فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی جانوں کی پناہ ہے اور اس کی پناہ کا سلسلہ صرف اسی دنیا تک نہیں پھیلا ہوا بلکہ دوسری دنیا میں بھی وہی ہر شخص کی جان کی پناہ ہوگا۔ جہاں تک مصائب کا تعلق ہے ان کا دُور ہونا اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کی جانے والی روشنی سے تعلق رکھتا ہے۔ خدا تعالیٰ کو اس بات کا واسطہ دیا گیا ہے کہ بڑے بڑے گناہ بھی توبہ کرنے سے معاف ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ایک ایسی ذات ہے جو لوگوں کے بوجھ ہلکے کرتا ہے مقصد یہ ہے کہ اے خدا تو ہم سب کے ساتھ ایسا ہی کر۔ حضور کے ان اشعار کے پیش نظر ہمارا فرض ہے کہ ہم ہر وقت اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرتے ہوئے اس کی حمد کرتے رہیں اور اس کی عفو کی صفت کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیشہ اس کی طرف رجوع کرنا چاہیئے اور توبہ کے ذریعے اس سے اپنی کوتاہیوں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگنی چاہیئے اور یہ دعا کرنی چاہیئے کہ وہ ہمارے بوجھ ہماری گردنوں سے اتار دے اور ہمیں احسن طریق پر دین کی خدمت کی توفیق دیتا رہے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

ہماری تاریخ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے حضرت امام جماعت الاول اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ کے نام پورٹ سعید سے درج ذیل خط تحریر فرمایا۔

"اگرچہ میری جسمانی صحت اس سفر میں بہت کمزور رہی ہے۔ لیکن روحانی طور سے بہت کچھ فائدہ ہوا ہے۔ اور اس قدر دعاؤں کا موقعہ ملا ہے کہ پہلے کم اتفاق ہوا تھا۔ اور مجھ سے جس قدر ہو سکا اپنے علاوہ حضور کے لئے۔ حضور کے خاندان کے لئے اپنے سب خاندان کے لئے قادیان کے احباب کیلئے۔ پھر کل جماعت احمدیہ کیلئے۔ اور "دین حق" کے لئے بہت دعائیں کیں۔ خصوصاً انیس تاریخ شام کو جہاز پر کچھ ایسی حالت ہوئی کہ مجھے یوں معلوم ہوتا تھا کہ گویا تمام زمین و آسمان نور سے بھر گیا ہے۔ اور دل میں دعا کا اس قدر جوش تھا کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ اور پھر ساتھ دل میں یہ یقین معلوم ہوتا تھا۔ اور اطمینان تھا کہ سب دعائیں قبول ہو رہی ہیں۔ اور دعا سے طبیعت گھبراتی نہ تھی۔ علاوہ ازیں ہمارے سفر میں اکثر اوقات دعا کا موقعہ ملتا تھا۔ منظر بہت اچھا رہا۔ ایک دن تو وہ کچھ تیز تھا۔ مگر کچھ تکلیف نہیں ہوئی۔ میرے ساتھ بہت سے طلبائے انگلستان سوار تھے۔ فرمانبردار بھی اور ہنود بھی۔ ان کو (دعوت الی اللہ) کا بھی خوب موقعہ مل گیا۔ سب کے سب دہریہ تھے اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہنسی اور ٹھٹھا کرتے تھے۔ ہنود گائے کے گوشت سے کسی قسم کا پرہیز نہیں کرتے تھے۔ کیونکہ اب وہ مذہب سے بالکل آزاد تھے۔ میں حتی الوسع سفر میں ان کے پیچھے پڑا رہا۔ اور وہ بھی کچھ مانوس ہو گئے تھے۔ جب اپنے کاموں سے فارغ ہوتے میرے پاس بیٹھ کر دین کی باتیں شروع کر دیتے۔ تین بیرسٹر تھے سب سے زیادہ دریدہ دہن تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے کوشش رائیگاں نہیں گئی۔ اور گو انہوں نے پورے طور سے اقرار نہ کیا۔ لیکن ایک نے یہ اقرار کیا کہ گو پہلے میں اس معاملہ میں بالکل نڈر تھا۔ لیکن اب خدا کے

باقی صہ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

مکرم پروفیسر محمد سلطان اکبر صاحب ربوہ سے لکھتے ہیں:

آپ نے میری چند معروضات اپنے خوبصورت دلچسپ تبصرہ کے ساتھ شائع فرما کر میری حوصلہ افزائی فرمائی ہے جس کے لئے میں آپ کا ممنون ہوں۔ ع جائے استاد خالی است

بعض عربی الفاظ کے تلفظ یا ان کے صحیح طرزِ کتابت کی نشاندہی سے میری غرض صرف ان کی حقیقت و اصلیت پیش کرنا تھی۔ شاید بعض اہلِ نظر کے لئے باعث دلچسپی ہو ان کے اپنانے یا نہ اپنانے میں ہر کوئی آزاد ہے۔

آپ نے فرمایا ہے۔ "آپ یعنی "پنجاب کے عربی دان" لوگ ہمیں خواہ مخواہ مشکل میں ڈالنا چاہتے ہیں۔" تو آپ کی اطلاع کے لئے عرض خدمت ہے کہ "ہمارا" تو اس قسم کا کوئی ارادہ نہیں۔

البتہ یہ ضرور عرض کروں گا کہ عربی زبان اور اس کے جملہ علوم کی زیادہ تر خدمت غیر عرب علماء (جن کا تعلق۔ ایران، عراق، وسط ایشیا، شمالی افریقہ، المغرب (مراکش) سپین اور برصغیر پاک و ہند وغیرہ سے تھا) نے ہی کی ہے۔ آجکل عربی زبان کے ڈیڑھ صد کے لگ بھگ لہجے مختلف عرب ممالک میں مروج ہیں۔ ہر علاقے کی اپنی مقامی عربی ہے جسے اَللُّغَۃُ الدَّارِجَۃ یا اللُّغَۃُ المحَلِّیَّۃ (COLLOQUIAL LANGUAGE) کہتے ہیں۔ ہاں اَللُّغَۃُ الفُصْحٰی جو پڑھے لکھے عرب بولتے ہیں۔ وہ سب کے لئے قابلِ فہم ہوتی ہے بلکہ آج بھی اگر آپ کو مصر یا کسی اور عرب ملک کے چوٹی کے کسی ادیب سے گفتگو کرنے کا اتفاق ہو تو وہ آپ سے زیادہ سے زیادہ تین جملے الفصحیٰ کے بولے گا پھر فوراً غیر شعوری طور پر الدارِجۃ یعنی مقامی لہجہ کی طرف لوٹ جائے گا۔

مجھے خود القاہرہ اور کویت جانے کا اتفاق ہوا ہے۔ وہاں کی مقامی عربی ایک اچھا پڑھا لکھا پاکستانی عربی دان بمشکل ہی سمجھ پاتا ہے۔

سچی بات تو یہی ہے اور جس کے سب عرب علماء بھی معترف ہیں کہ العربیۃ الفصحیٰ کا محفوظ رہ جانا صرف اور صرف قرآن کریم کی برکت سے ہی ہے۔ ورنہ اس کا شیرازہ کب کا بکھر چکا ہوتا۔

آپ نے چرچل کو "تشرشل" لکھنے اور بولنے پر تعجب کا اظہار فرمایا ہے۔ یہ تو کوئی بڑی بات نہیں۔ غیر عربی الفاظ کی تعریب میں ایسا کرنا ایک طبعی مجبوری ہے۔ بعض عرب ممالک کے لوگ تو بعض عربی الفاظ بھی عجیب طرح سے بولتے ہیں مثلاً اہل مصر "جیم" کو "گ" بولتے ہیں جیسے "قرآن مجید" کو "قرآن مگید" "الجُمُعَۃ" کو "الگُمُعَۃ" "جمال عبدالناصر" کو "گمال عبدالناصر"۔ "الدَّجَاجَۃ" (مرغی) کو مقامی زبان میں "دُگ دُگ" وغیرہ وغیرہ بولتے ہیں۔ اسی طرح اہلِ عراق "اللہ اکبر" کو "اللہ اَچْبَر" پکارتے ہیں حالانکہ عربی حروفِ تہجی میں "گ" اور "چ" کا سرے سے کوئی وجود ہی نہیں۔ یا جیسے حضرت بلال رضی اللہ عنہ "اَشْھَدُ" کو "اَسْھَدُ" پکارا کرتے تھے۔

تلفظ اور ادائیگی کے لحاظ سے ہر کوئی اپنے اپنے لب و لہجہ میں آزاد ہے اس لئے مجھے بھی آپ سے اس بارے میں مکمل اتفاق ہے۔ ہاں اگر کوئی "پنجاب کے عربی دان" لوگوں میں سے اصل صحیح تلفظ کی نشاندہی کر دے تو اسے بھی گوارا ضرور کر لینا چاہیئے۔ جیسے "طمانیت" بمعنی تسلی و اطمینان کا اصل عربی تلفظ "طُمَأْنِیْنَۃ" اس کی ایک مثال ہے۔

آخر میں حسب ارشاد "الفضل" میں حضرت بانیٔ سلسلۂ احمدیہ کے شائع شدہ عربی منظوم کلام کی دو مزید اغلاط کی تصحیح کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں

۱۔ ۴ جولائی کے "الفضل" ص۳ پر دوسرے شعر کے دوسرے مصرع میں وَقَدْ مُتْنَا ضَرًّا... کی بجائے "ضُرٌّ" چاہیئے۔

۲۔ ۸ جولائی کے "الفضل" ص۳ پر بھی دوسرے شعر کے دوسرے مصرع میں طُوْبٰی لِمَنْ بَعْدَ المعاصِیْ یَنْدِمُ کی بجائے "یَنْدَمُ" چاہیئے۔ کیونکہ نَدِمَ باب عَلِمَ یَعْلَمُ سے ہے۔ اس لئے فعل مضارع یَنْدَمُ آئے گا۔

"عربی درثمین" کے "اعراب" میرے بعض بزرگ اور قابل احترام اساتذہ اور سلسلہ کے ممتاز علماءِ کرام کی قابل قدر کوششوں کے مرہونِ منت ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو احسن جزاء دے۔ پھر بھی صرفِ نظر سے کچھ اغلاط رہ گئی ہیں۔ جن میں سے ایک یہ یَنْدِمُ بھی ہے جو یَنْدَمُ چاہیئے۔ خاکسار نے ایسی ہی اور بعض اغلاط کی ایک فہرست تیار کی ہے۔ جو کہ متعلقہ شعبہ کو برائے اصلاح بھجوا دی جائے گی۔

ہاں یاد آیا ایسی ہی ایک غلطی بوجہ تساہل خود میرے اپنے شائع شدہ سابقہ خط میں خود مجھ سے بھی ہو گئی کہ میں نے "قفس" بمعنی آشیانہ" لکھ دیا۔ حالانکہ قفس کے معنی "پنجرہ" "CAGE" کے ہوتے ہیں۔ آشیانہ کے لئے عربی میں دو لفظ (۱) عُشّ (۲) وَکْر ہیں۔

باقی علم فصاحت کے متعلق مضمون حسب ارشاد عندالفرصت لکھنے کی بھی ضرور کوشش کروں گا۔

مکرم محمد شریف خالد صاحب ربوہ سے لکھتے ہیں:

الفضل ۱۴ جولائی سنہ ۱۹۹۲ء صفحہ ۲ پر ایک نظم کے پہلے مصرعہ میں نے کا لفظ زیر کے ساتھ شائع ہوا ہے جو سیاق میں "نَے" ہونا چاہیئے۔ اوّل الذکر کا مطلب ہے۔ قلم بانسری اور وہ سرکنڈہ بانس وغیرہ جو اندر سے خالی ہوتا ہے۔ اور مؤخر الذکر کے معنی نہیں کے ہوتے ہیں۔ لہذا "نِے" کی جگہ "نَے" پڑھنا لازم ہے مولانا جلال الدین رومی نے مثنوی کا آغاز اسی "نَے" سے کیا ہے۔

بشنو از نے چوں حکایت می کند
وز جدائی ہا شکایت می کند

دونوں مصرعوں میں از کی جگہ ز پڑھنے سے وزن قائم رہتا ہے۔ بشنو ز۔ وز وغیر ذالک۔ یہاں نَے بمعنی بانسری استعمال ہوا ہے۔ اسی ضمن میں نور جہاں کے مزار کا نقشہ ذیل کے شعر میں ہے جہاں کہ نِے بمعنی نہیں ہے۔

بر مزارِ ما غریباں نے چراغ و نے گلے
نے پر پروانہ سوزد نے صدائے بلبلے

"فرہنگ عامرہ"
نِے ۔ نَے علامت نفی غیر مشتقات اور صفات کے لئے
نہیں۔ نا۔ نہ۔ لا
نَے = بانسری۔ نلکی۔ مزمار۔
نائی = نیشہ۔ یَراع۔ یراعہ
(ادارہ)

محترم پروفیسر رحمت علی مسلم صاحب

مکرم پروفیسر رحمت علی صاحب مسلم!

آپ کا خط (۱۳/۷/۹۲) مل گیا ہے لیکن آپ کے ارشاد کے مطابق ہم اسے شائع نہیں کر رہے۔ بس آپ ہمیں ایک بات بتا دیں۔ آپ نے ساری عمر بھری پری کلاسوں کو اپنے علم و ادب اور اپنے طرز کلام سے خوش کیا ہے اور ہمیشہ نئے سے نیا نکتہ طلبا کی جھولیوں میں پھولوں اور موتیوں کی طرح ڈالا ہے۔ آپ اپنی ایسی ہی باتوں سے ہمارے قارئین کو کیوں محروم رکھنا چاہتے ہیں۔ کیا ہمارا ہی یہ پوچھنا کافی ہے یا آپ چاہتے ہیں کہ ہمارے قارئین بھی آپ کے مزاج کی اس تبدیلی کا راز پوچھیں۔

امید ہے آپ ہمیں اور ہمارے قارئین کو اپنی کلاس سمجھ کر اپنی ادبی اور ذوقی باتوں سے محظوظ کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھیں گے۔

بقیہ: ص۳ سے آگے

بارہ میں ہنسی کرتے یا سنتے میرا دل کانپ جاتا ہے۔ اور ایک خواہش پیدا ہو گئی ہے کہ اس بات کی پوری طرح سے چھان بین کروں اس نے یہ بھی کہا کہ اگرچہ آپ کی باتوں کا میں جواب نہیں دے سکتا۔ لیکن چونکہ میرا پرانا اعتقاد جما ہوا ہے اسلئے پوری تسلی نہیں ہوتی میرا ایک امتحان بیرسٹری کا باقی ہے۔ وہ دے کر جب پانچ ماہ کے بعد واپس ہند آؤں گا تو آپ سے ملوں گا اور قادیان آؤں گا کہ اس مسئلہ کی تصدیق کروں۔ دوسرے ہندو نے کہ "وہ بھی بیرسٹری کے سب امتحان پاس کر چکا ہے۔ صرف ایک ٹرم باقی ہے۔ کہا کہ آج تک میں نے اس رنگ میں کبھی مذہب پیش ہوتے نہیں دیکھا۔ اور آج تک بغیر دلیل کے ہی ہمیں مذہب منوایا جاتا تھا۔ یہ نیا طریق دیکھا ہے کہ آپ دلائل دیتے ہیں۔ مگر وہ ایسا گستاخ تھا کہ بار بار یہ کہتا تھا کہ اگر خدا تعالےٰ میں کوئی طاقت ہے تو وہ اسے ہلاک کر دے (ہم اس سے اللہ تعالےٰ کی پناہ مانگتے ہیں) ایک اور طالبعلم نے میرا پتہ لکھ لیا کہ ولائت سے میں مذہب کے متعلق آپ سے خط و کتابت کروں گا۔ میں نے سب سے وعدہ لیا ہے کہ ولائت میں خواجہ صاحب سے ملاقات کریں۔ بعض نے بعض کتابیں لغرض مطالعہ بھی مانگی ہیں (سب تعریف اللہ تعالےٰ ہی کے لئے ہے) اس فائدہ کے علاوہ مجھے سب سے عظیم الشان فائدہ یہ ہوا ہے کہ ان لوگوں کی حالت دیکھ کر موجودہ (۔۔) حالت کا نقشہ کھینچ گیا۔ ایسا خطرناک دہریہ میں نے کبھی نہ دیکھا ہے۔ جیسا ان لوگوں کو دیکھا۔ سخت دلیر اور منہ پھٹ۔ میں دیکھتا ہوں کہ (۔۔) کی حالت کا جو پہلے درد تھا۔ اس سے لامحالہ اب میں بہت زیادہ پاتا ہوں۔ دعا کی بہت ضرورت ہے اور سخت ہی محتاج ہے۔ اس وقت بھی سر درد شروع ہے۔ اور جب طبیعت بہت خراب ہوتی ہے۔ تو دل گھبرا جاتا ہے۔

خاکسار
مرزا محمود احمد
از پورٹ سعید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ——— نون۔سین

نائیجیریا میں انتخابات

نائیجیریا میں جو حال ہی میں انتخابات ہوئے ہیں ان میں سوشل ڈیموکریٹک پارٹی شروع ہی سے جیتتی نظر آ رہی تھی۔ ایک موقعہ پر انہیں صرف چند نشستیں درکار تھیں۔ سینٹ کی کل نشستیں ۹۱ ہیں اور ایوانِ نمائندگان کی ۵۹۳ اور ان نشستوں میں اکثریت سوشل ڈیموکریٹک پارٹی نے حاصل کر لی ہیں۔ دوسری پارٹی نیشنل ریپبلکن کنونشن ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ آخری ووٹ گنے جانے تک کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ کہتے ہیں کہ اس انتخاب میں لاکھوں لاکھ نائیجیریا کے باشندوں نے ووٹ ڈالا کیونکہ ایک لمبے عرصے سے وہاں فوج برسرِ اقتدار تھی اس لئے لوگوں کو ووٹ ڈالنے کا شوق تھا۔ اور حکومت کی تبدیلی بھی وہ دیکھنا چاہتے تھے۔

نائیجیریا افریقہ کا سب سے زیادہ آبادی رکھنے والا ملک ہے۔ اس سے پہلے وقفے وقفے کے ساتھ جمہوریت آتی اور جاتی رہی۔ آغاز تو جمہوریت ہی سے ہوا تھا۔ اور سب سے پہلے وزیرِ اعظم سر ابوبکر طفاوا بالیوا تھے۔ جنہیں نہایت بے دردی کے ساتھ قتل کر دیا گیا تھا۔ اس کے بعد جمہوریت کو نائیجیریا میں کبھی استحکام نہ ملا۔ اور کبھی فوج آ گئی پھر سویلین حکومت ہو گئی پھر فوج آ گئی۔ پھر سویلین حکومت ہو گئی۔ اسی طرح بار بار طرزِ حکومت بدلتا رہا۔ اب نائیجیریا کے لوگوں کو ایک لمبے عرصے سے یہ خواہش تھی کہ وہ ووٹ کے ذریعے حکومت بنائیں اور دنیا میں بطور جمہوریت کے اپنا نام پیدا کریں۔ جب انتخابات کا اعلان ہوا تو بعض لوگ شکوک و شبہات رکھتے تھے کہ شاید نائیجیریا کی فوجی حکومت سول حکومت کو اقتدار نہیں سونپے گی۔ قارئین کو یاد ہو گا کہ مشرقی صوبے میں جہاں ایبو آباد ہیں ۱۹۶۷ سے ۱۹۷۰ء تک اوجکوو نے سارے نائیجیریا کے ساتھ جنگ لڑ کر یہ کوشش کی تھی کہ اس کا علاقہ الگ ہو جائے۔ اس وقت جنرل یعقوبو گوان کی حکومت تھی۔ اوجکوو تو کامیاب نہ ہو سکا لیکن کچھ عرصہ بعد یعقوبو گوان جب ملک سے باہر تھا تو ان کی حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا۔ اور انہیں واپس نائیجیریا نہیں آنے دیا گیا۔ وہ اس کے بعد انگلستان چلے گئے اور وہاں سنا ہے کہ انہوں نے اپنا تعلیمی کیریئر دوبارہ جاری کر لیا۔ (سوشل ڈیموکریٹک پارٹی جیت چکی ہے۔)

چین میں پولیس میں اصلاحات

چین کے پبلک سیکورٹی وائس منسٹر جیانگ جیان جن نے بتایا ہے کہ اس سال وہاں پولیس میں اصلاحات کی جائیں گی۔ اور یہ پہلا موقع ہے کہ پولیس میں سے ایسے لوگ جو پوری طرح کام کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ اور جو افسر گھپلا کرتے ہیں ان کو پولیس سے نکال دیا جائے گا اور اپنے عہدوں کے لحاظ سے پولیس کو مختلف مدارج میں تقسیم بھی کر دیا جائے گا۔ جیانگ نے کہا کہ جس سول سسٹم کو تبدیل کیا جا رہا ہے اسے تبدیلی کے بعد زیادہ منظم بنا دیا جائے گا اور انہیں پہلے سے زیادہ ذمہ داری کا احساس ہو گا۔ جیانگ کا یہ بیان سرکاری اخبار روزنامہ چین نے شائع کیا ہے۔ جیانگ نے مزید کہا کہ عوام الناس کو بھی موقع ملے گا کہ وہ پولیس کی کارکردگی پر نظر رکھ سکیں۔ انہوں نے کہا کہ ان کی وزارت نے یہ تہیہ کیا ہوا ہے کہ ایسے پولیس افسر جن کے متعلق یہ بات ثابت ہو جائے کہ وہ غلط کام کرتے ہیں اور اسی طرح ایسے افسر جو کام کی پوری اہلیت نہیں رکھتے انہیں نوکری سے نکال باہر کیا جائے گا۔ کہا جاتا ہے کہ ۱۹۹۲ء کے پہلے تین ماہ میں چین میں ایک ہزار ایسے پولیس افسروں کو نوکری سے نکال دیا گیا جن کے متعلق یہ الزام تھا کہ وہ غلط کام کرتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ اگرچہ حکومت کے سب محکمے اپنی اپنی جگہ پر نہایت ذمہ دار محکمے ہیں اور ان سے ہمیشہ بہتر کارکردگی کی توقع کی جانی چاہئیے۔ لیکن پولیس ایسا محکمہ ہے جہاں سب سے زیادہ شرافت برتی جانی چاہئیے۔ اور اس محکمہ کے کارکنوں کو کبھی قانون اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش نہیں کرنی چاہئیے۔ عام طور پر جو کچھ سنا جاتا ہے وہ دنیا کے اکثر ملکوں میں پولیس کی کارکردگی پہ ایک دھبہ ہے۔ مار پیٹ غلط مقابلے اور شرفاء کی پگڑی اچھالنا یہ کئی ممالک کی پولیس کا طرۂ امتیاز بن جاتا ہے۔ حالانکہ یہ محکمہ امنِ عامہ کا بھی محافظ ہے اور لوگوں کی شرافت کا بھی۔ لیکن یہ اسی صورت ممکن ہے کہ ان کی بہتر تربیت کی جائے اور ان کے کام کو باقاعدگی کے ساتھ چیک کیا جائے۔

مارکوس کی تدفین

جیسا کہ ہمارے قارئین جانتے ہیں فرڈی ننڈ مارکوس کی بیوہ کافی عرصہ سے کوشش کر رہی ہیں کہ ان کے وفات یافتہ خاوند کو منیلا میں دفن کرنے کی اجازت دی جائے وہ "ہوائی" میں فوت ہوئے تھے اور ان کی لاش وہیں رکھی ہوئی ہے انکی وفات ۱۹۸۹ء میں ہوئی تھی۔ اب صدارتی محل سے ایک حکم نامہ جاری کیا گیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ مارکوس کی لاش کو فوری طور پر فلپائن کے شمالی علاقے میں دفن کر دیا جائے۔ نئے صدر فیڈرل ریموس نے وزیر داخلہ کو حکومت کی طرف سے یہ اختیار دیا کہ وہ امیلڈا مارکوس کے ساتھ گفت و شنید کر کے ان کے خاوند کی تدفین کا انتظام کریں۔ وزیر داخلہ نے حکومت کے مؤقف کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ فرڈیننڈ مارکوس کی لاش کو فوری طور پر فلپائن لایا جائے تاکہ انہیں فلپائن کے شمالی علاقے میں (الوکوس نورٹے) ILOCOS NORTE میں دفن کیا جائے۔ نہیں کہا جا سکتا کہ صدارتی محل نے ایسا حکم نامہ کیوں جاری کیا ہے۔ کیونکہ مارکوس کا خاندان ان کی وفات سے لے کر اب تک یہ مطالبہ کرتا رہا ہے کہ انہیں منیلا میں دفن کیا جائے۔

۱۹۸۶ء میں ان کے خلاف بغاوت ہوئی تھی۔ اور انہوں نے ملک چھوڑ کر ہوائی میں پناہ لے لی تھی۔

روس کے قرضے

سوویت یونین کے ذمہ ۷۴ بلین ڈالر قرضہ تھا۔ گذشتہ جنوری سے اب تک ۴ بلین مزید قرضہ ہو گیا ہے اور بورس یلسن نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ موجودہ روس کسی صورت بھی آسانی سے یہ قرضہ اتار نہیں سکتا۔ انہوں نے قرضہ دینے والے ممالک سے اپیل کی ہے کہ انہیں کم از کم دو سال کی چھوٹ دی جائے۔ اس دو سال میں ان سے قرضے کا سود نہ لیا جائے۔ تاکہ وہ قرضے کی قسط ادا کر سکیں اور دو سال کے بعد جو کچھ بھی بچتا ہو گا وہ ادا کر دیا جائے گا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی کہا کہ روس کسی کے سامنے گھٹنے ٹیکنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ بعض مغربی ممالک نے ایسے مطالبات پیش کئے ہیں جو روس تسلیم نہیں کر سکتا۔ روس کا پکا ارادہ ہے کہ وہ اپنی تمام ذمہ داریاں پوری کرے گا اور جو قرض اس کے ذمہ ہے اس کا ایک ایک پیسہ ادا کرے گا۔ لیکن یہ کہہ دینا بھی ضروری ہے کہ اس وقت ہم اس پوزیشن میں نہیں ہیں کہ اپنی اصلاحات کو بھی جاری رکھیں اور قرض بھی ادا کرتے رہیں۔ انہوں نے کہا کہ امید ہے کہ میری بیان کردہ پوزیشن کو دیگر ممالک پوری طرح سمجھ جائیں گے اور روس کو قرضوں کی ادائیگی کے لئے دو سال کی چھوٹ دے دی جائے گی۔

منڈیلا/ڈی کلارک

کچھ عرصہ سے جنوبی افریقہ میں نیلسن منڈیلا اور ایف ڈبلیو ڈی کلارک کے درمیان جمہوریت کے سلسلے میں تعطل پیدا ہو گیا ہے۔ اور اب یہ تعطل روز بروز زیادہ گھمبیر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ پہلے نیلسن منڈیلا نے اپنی کچھ شرائط پیش کی تھیں۔ لیکن ڈی کلارک کیلئے ان شرائط کا منظور کرنا اس لئے ممکن نہ تھا کہ وہ شرائط تو نیلسن منڈیلا کے آخری ہدف تھے۔ جن پر گفت و شنید کرنا مقصود تھا۔ اب نیلسن منڈیلا نے اعلان کیا ہے کہ وہ ڈی کلارک کے ساتھ جمہوریت کے متعلق کوئی گفتگو نہیں کرنا چاہتے۔ ڈی کلارک نے اپیل کی تھی کہ ایک ہنگامی میٹنگ بلا کر یہ فیصلہ کیا جائے کہ گفت و شنید کو کس طرح اور جلد شروع کیا جا سکتا ہے۔ نیلسن منڈیلا نے یہ عذر پیش کیا ہے کہ بلیک ٹاؤن شپ میں جو تشدد ہوا ہے اس کے متعلق ڈی کلارک نے کوئی کارروائی نہیں کی حالانکہ اس کارروائی ہی کو جمہوریت کے لئے بنیاد بنایا جا سکتا تھا۔

منڈیلا نے یہ بھی کہا ہے کہ ان حالات میں ہمیں بالمشافہ گفتگو کے لئے بلانا بے معنی بات ہے۔ ایک بیان میں منڈیلا نے یہ بھی کہا ہے کہ ڈی کلارک ان شرائط کی طرف توجہ دیں۔ جو ہم نے اس تعطل کو توڑنے کے لئے پیش کی ہیں۔ اور جن کا تعلق اس تشدد سے ہے جو گذشتہ ایام میں رونما ہوا ہے۔ ایسا کرنے سے ہی ہماری گفتگو مفید مطلب

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ثناء اللہ بلتستانی

موسم گرما اور تعطیلات

آج کل سکولوں میں گرمیوں کی چھٹیاں ہیں۔ اور ان چھٹیوں میں طلباء کو لکھنے کے لئے کافی کام مل جاتا ہے۔ بعض طلباء تو پہلے دن ہی کام کو دیکھ کر یہ بات دل میں بٹھا لیتے ہیں کہ اتنا کام میں نہیں کر سکتا۔ اور پھر ساری چھٹیاں سکول کے کام سے لاتعلق رہتے ہیں۔

بعض طلباء کام تو شروع کر دیتے ہیں۔ لیکن شروع شروع میں دن رات لگا کر ایک مضمون کا کام ختم کرتے ہیں پھر دوسرے کا... لیکن اس طرح تمام مضامین پر نہ توجہ دے سکتے ہیں۔ اور نہ ہی اس طرح تمام مضامین کا کام مکمل کر سکتے ہیں۔

اس طرح بعض طلباء کی چھٹیاں تو صرف ایک دو مضامین کا کام مکمل کرتے کرتے ہی تمام ہو جاتی ہیں۔ اور ایک دو مضامین کو لکھتے لکھتے یا پڑھتے پڑھتے اکتا بھی جاتا ہے۔

اس لئے چھٹیوں کے کام کے سلسلے میں کسی قسم کی جلد بازی یا سستی نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ سارے سال کی پڑھائی پر یہ چھٹیاں اثر انداز ہوتی ہیں اگر آپ یہ چھٹیاں بغیر پڑھے گزاریں گے، تو جب چھٹیوں کے بعد سکول کھلیں گے تو اس وقت بھی سکول میں بھی بالکل پڑھنے کو دل نہیں کرے گا۔

اس لئے بہتر یہی ہے کہ ایک ٹائم ٹیبل بنا کر۔ ہر مضمون کو روزانہ تھوڑا تھوڑا وقت دیا جائے۔ اور روزانہ ہر مضمون کا روزانہ لکھنے کا کام کیا جائے۔ اور لکھے گئے اسباق کو ایک مرتبہ دہرایا بھی جائے۔ تاکہ لکھنے کے ساتھ ساتھ سبق ذہن میں بھی بیٹھتا جائے۔

اس طرح روزانہ ہر مضمون کو وقت دینے سے بوریت بھی محسوس نہیں ہو گی۔ اور کام بھی مکمل ہو گا۔ کیونکہ آہستہ اور مستقل مزاجی سے ہی ہر کام پایہ تکمیل تک پہنچ سکتا ہے۔ جلد بازی اور بے توجہگی سے نہ کوئی کام تکمیل کو پہنچ سکتا ہے اور نہ ہی اس کا انجام اچھا ہوتا ہے

ہمارے ملک میں گرمیوں کی چھٹیاں بہت طویل ہوتی ہیں۔ اس لئے بعض طلباء شروع شروع میں صحیح طرح سے پڑھائی شروع کر کے بعد میں سست پڑ جاتے ہیں۔

اس لئے والدین کو بھی چاہیئے کہ وہ اس سلسلے میں بچوں کی باقاعدہ نگرانی اور رہنمائی کریں۔ کہ ان کا بچہ ان چھٹیوں کو صحیح طرح سے استعمال کر رہا ہے۔ پڑھنے کے وقت پڑھتا ہے کہ نہیں۔

کیونکہ بعض دفعہ بعض اچھے اچھے طالب علم بھی گرمیوں کی چھٹیوں میں صرف اپنی سستی کی وجہ سے اپنا تعلیمی معیار کھو بیٹھتے ہیں۔

اور بعض پڑھائی میں بہت ہی کمزور طلباء بھی ان چھٹیوں میں ذرا سی محنت کر کے پڑھائی میں اپنا معیار بہت بلند کر لیتے ہیں۔

تعلیمی ماہرین کا بھی یہی خیال ہے کہ یہ چھٹیاں طلباء کے تعلیمی کیریئر پر بہت اثر انداز ہوتی ہیں۔ اب یہ طلباء پر منحصر ہے کہ وہ چھٹیوں کو صحیح طرح سے گزار کر اپنا فائدہ کریں یا غلط طریقے سے گزار کر اپنا نقصان کریں۔

پھر ان چھٹیوں میں فارغ اوقات میں بھی بجائے فضول پھرنے، اور فضول کتابوں کے پڑھنے کے مفید اور معلوماتی کتب کا مطالعہ کر کے اور مفید مشغلے اپنا کر یا کوئی اچھا ہنر سیکھ کر فارغ اوقات کا صحیح اور بہتر استعمال کیا جا سکتا ہے

اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا بنائے کہ ہماری عبادات کو اپنے ذکر سے بھر دے کہ جس سے ہماری زندگیاں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے معطر رہیں۔

خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۔ اگست ۱۹۹۱ء

بقیہ: صفحہ ۵ سے آگے

ثابت ہو سکتی ہے۔ ڈے کلارک نے کہا ہے کہ اگر یہ گفت وشنید دوبارہ جاری نہ ہو سکی تو انہیں اس معاملے کو آگے بڑھانے کے لئے کوئی اور اقدامات کرنے ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ آگے بڑھنے کے لئے گفت وشنید ہی واحد راستہ ہے لیکن اگر ہم اس تعطل کا شکار رہے تو ہمیں اس معاملے کو کسی اور طرح نبٹانا پڑے گا۔

نگار پاکستان اکتوبر ۱۹۹۱ء

ملک روس کی مثلیں

○ گائے کی زبان لمبی ہوتی ہے مگر اسکو بولنے کی اجازت نہیں ہوتی۔

○ ایک سر بغیر دل کے محض بت کی مثال ہے۔

○ بھرا ہوا معدہ کسی کی ہدایت نہیں سنتا۔

○ وہ اپنے پچھلے پاؤں سے لاتیں مارتا ہے اور زبان سے چاٹتا ہے۔

○ دن بھر کا غرور شام کو۔

○ میٹھی باتیں ہڈیاں توڑ دیتی ہیں

○ ایک ہاتھ سے تو میں گانٹھ بھی نہیں دے سکتا۔

○ چیتے کو زخمی کرنے کی نسبت یہی بہتر ہے کہ اس پر بندوق ہی نہ چلائی جاوے۔

○ بات تو جلدی کر لی جاتی ہے مگر کام جلدی نہیں ہو سکتا۔

○ بہت باتیں بتانے والے اور تھوڑی مدد کرنیوالے۔

○ بھیڑیا اپنے بال بھی بدلتا ہے مگر پھر بھی بھیڑیے کا بھیڑیا ہی رہتا ہے۔

○ اچھی صاحب سلامت سے بلی بھی خوش رہتی ہے۔

○ ایک شہد کے پیپے میں تارپین کا ایک چمچہ ڈالنے سے بگڑ جاتا ہے۔

○ ایک سال میں دو موسم بہار نہیں ہوتے

○ بھیڑ کو اپنا باپ یاد نہیں ہوتا۔ یہ صرف گھاس کو یاد رکھتی ہے۔

○ سوئی ہے تو چھوٹی مگر چھیدتی تیزی سے ہے۔

○ خدا ہماری مدد کرتا ہے مگر تم بیٹھ کے بل مت لیٹ رہو۔

○ ایک اچھے سر کے سو ہاتھ ہوتے ہیں۔

○ وہ بھیڑیے سے دوڑا تو ریچھ کے ہاتھ میں جا پڑا۔

○ شہد جیسا میٹھا ہے اسکے دو چمچے بھی ایک وقت میں نہیں کھائے جا سکتے۔

○ وہ زمین کو جھک جاتا ہے مگر اپنے پاؤں کے انگوٹھے کاٹتا ہے۔

○ بیوی میاں کو مارتی تو نہیں مگر اس کا مزاج اس پر حکومت کرتا ہے۔

○ اپنے کپڑے کو دس مرتبہ ناپو مگر کاٹو گے تو ایک مرتبہ۔

○ اچھی لومڑی کے تین بھٹ ہوتے ہیں

○ چوپان بھیڑوں کی اون مونڈتا ہے مگر ان کی کھال نہیں اتارتا۔

○ جلدی صرف مکھیاں پکڑنے کے لئے اچھی ہے۔

○ میخ کا قصور نہیں ہے جبکہ ہتھوڑا اسکو لکڑی میں کوٹ دیتا ہے۔

○ شیطان کیلئے اگر دروازہ بند کر دو گے تو وہ کھڑکی کی راہ سے اندر آجائیگا۔

○ گھوڑا خواہ کتنا ہی تیز دوڑے مگر یہ اپنی دم سے آگے نہیں نکل جا سکتا

○ روٹی اور نمک کو اپنے پیچھے پھینکو تو یہ تمہارے آگے نظر آئیں گے۔

○ ماں کی مکّی سے کوئی ہڈیاں نہیں ٹوٹتیں

○ ایک شرابی کسان شلغم سے بھی الجھنے لگتا ہے۔

○ تم اپنے ہی دریچہ کے باہر دیکھکر تمام دنیا کو نہیں دیکھ سکتے۔

○ گھنٹی لوگوں کو گرجے کی طرف بلاتی ہے مگر خود ادھر نہیں جاتی۔

○ جو ریچھ کا شکار کرتا ہے وہ شکار کے سر پہ نہیں سو رہتا۔

○

کون سنتا ہے شور و شر میں یہاں
اک غریب الوطن کی آہ و فغاں

شہر کے منصفو کہو کچھ تو
اس نشیمن کو کیوں ملی نہ اماں

رات جس جا پڑی قیام کیا
مستقل جگہ ہے یہاں نہ وہاں

برملا نام اس کا ہم لیں گے
کون روکے گا عاشقوں کی زباں

ہم نہ ہونگے تو ہونگے اور بہت
وقت کے قافلے رہیں گے رواں

فرقت یار میں رہے طارق
بن کے خوں اشک بھی سر مژگاں

طارق محمود سدھو

جس کو خدا تعالیٰ نے وقف نو میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ وہ تحریک جدید کے مطابق اپنے بچوں کی تیاری میں پہلے سے زیادہ بڑھ کر سنجیدہ ہو جائیں۔

خطبہ جمعہ فرمودہ ۸۔ ستمبر ۱۹۸۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ میں گرمی کی شدت بڑھ رہی ہے۔ آج (منگل) صبح پونے چھ بجے سے تادمِ تحریر (سوا ایک بجے دن) بجلی غائب ہے۔ جس سے شہریوں کو شدید گرمی میں سخت پریشانی ہے۔

○ امریکہ نے پاکستان کے ایٹمی پروگرام کو بند کرنے کے لئے اپنا دباؤ پہلے سے کہیں زیادہ بڑھا دیا ہے۔ پہلے ایٹمی پروگرام کو ۱۹۸۸ء کی حد تک لیجانے کا مطالبہ تھا جبکہ اب یہ کہا جا رہا ہے کہ پاکستان اپنا ایٹمی پروگرام بند کر دے۔ اس سلسلے میں امریکہ نے پیشکش کی ہے کہ اگر ایٹمی پروگرام بند کر دیا جائے تو پچھلے تمام اخراجات ادا کر دیئے جائیں گے۔ اور امداد بھی بحال کر دی جائے گی۔

○ گذشتہ روز جی ایچ کیو راولپنڈی میں اعلیٰ سطحی بریفنگ کے دوران سندھ آپریشن کو تیز کرنے اور پیش آمدہ رکاوٹوں کو دور کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ صوبے کی حکومت کو برقرار رکھا جائے گا۔ بریفنگ میں صدر وزیر اعظم تینوں مسلح افواج کے سربراہوں وزیر اعلیٰ سندھ کے علاوہ وفاقی وزیر دفاع اور وزیر داخلہ نے بھی شرکت کی۔

○ سندھ اسمبلی کے اراکین کے استعفے منظور کرنے کی کارروائی جلد شروع کر دی جائے گی۔ اراکین کو حتمی نوٹس بھیجے جائیں گے جس میں آخری تاریخ درج ہو گی اس تاریخ تک جن ارکان نے خود حاضر ہو کر وضاحت نہ کی۔ ان کے استعفے منظور کر لئے جائیں گے۔ پی ڈی اے نے استعفوں کی منظوری کے لئے سندھ اسمبلی کا اجلاس بلانے کی درخواست کی ہے۔ لیکن حکومت اس سے قبل ہی اجلاس بلانے پر غور کر رہی ہے۔

○ دفتر خارجہ نے امریکہ میں پاکستانی سفیر سیدہ عابدہ حسین سے کشمیر کے بارے میں ان کے بیان پر وضاحت طلب کر لی ہے۔

○ ایم کیو ایم حقیقی کے رہنما عامر خان نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم الطاف گروپ کے ملزم سامنے ہیں لیکن ان کو گرفتار نہیں کیا جا رہا۔ انہوں نے کہا کہ ہم آپریشن سے مطمئن نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی سندھ ہی کی نہیں پاکستان کی بھی مقبول جماعت ہے اس سے مذاکرات ہونے چاہئیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ضمنی انتخابات میں ان کا گروپ تمام سیٹیں جیت لے گا۔ تاوان کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے سندھ انتظامیہ سے کہا ہے کہ وہ اپنے مخالفین کے خلاف "جام شاہی" حربے بند کر دے۔

○ آزاد کشمیر کی ہائیکورٹ نے ڈائریکٹر اطلاعات آزاد کشمیر کو بھی توہین عدالت کا نوٹس جاری کر دیا ہے۔

○ پی ڈی اے کے ایئر مارشل اصغر خان نے کہا ہے کہ وہ فوج کو مزید اختیارات دینے کا خیر مقدم نہیں کرتے انہوں نے کہا کہ اسمبلیوں سے مستعفی ہونے کا وقت آگیا ہے۔ اگر صرف بینظیر ہی استعفیٰ دے دیں تو حکومت کا خاتمہ ہو جائے گا۔

○ سیشن کورٹ لاہور میں پولیس کی فائرنگ سے دو افراد ہلاک ہو گئے۔ پولیس نے یہ فائرنگ دو گروہوں کے درمیان خشت باری روکنے کے لئے کی تھی۔

○ برطانوی اخبار انڈی پنڈنٹ نے لکھا ہے کہ بے نظیر بھٹو اور جرنیلوں کے تعلقات میں گرمجوشی پیدا ہو گئی ہے۔ پیپلز پارٹی کے اہم اراکین فوج کو سیاسی نظام میں اہم کردار دیئے جانے کی بات کرتے ہیں۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ سندھ حکومت "ہے اور نہیں ہے" کی تصویر بنی ہوئی ہے۔

○ پیپلز پارٹی کی الذوالفقار تنظیم سے گلو خلاصی ہو گئی ہے۔ الذوالفقار کے ۵۹۲ اراکین کی فہرست میں کوئی کارکن یا پارٹی لیڈر شامل نہیں۔ بے نظیر بھٹو کا مرتضیٰ سے کوئی رابطہ نہیں دونوں میں بول چال بھی بند ہے۔ کراچی کے کور کمانڈر سندھ آپریشن کے سلسلے میں بے نظیر بھٹو کے رویئے سے مطمئن ہیں۔

○ بھارتی وزیر دفاع نے کہا ہے کہ بھارتی فوج میں پرتھوی میزائیل کو شامل کرنے کے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

○ مصر کے صدر حسنی مبارک اکتوبر میں پاکستان کا دورہ کریں گے۔

○ چین کے شہر شنگھائی میں ۸۸ منزلہ عمارت تعمیر کی جائے گی جس پر ایک ارب روپے لاگت آئے گی۔

○ روس نے پاکستان کو ایک ارب ڈالر کے ہتھیار فروخت کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ ان میں ۱۲۰ بمبار طیارے ۳ ہزار ٹینک اور توپ خانے کا سامان شامل تھا۔

○ بھارتی اپوزیشن جماعت نیشنل فرنٹ نے حکومت پر نکتہ چینی کی ہے کہ وہ صوبہ اتر پردیش میں رام مندر کی تعمیر کو رکوانے کے لئے عدالتی حکم پر عملدرآمد میں تاخیر کر رہی ہے۔

○ عراقی حکومت نے ایک بار پھر اقوام متحدہ کی معائنہ ٹیم کو وزارت زراعت کی عمارت میں داخل کرنے سے انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ صرف غیر جانبدار ماہرین کو عمارت میں داخلے کی اجازت دی جائے گی۔

○ کابل میں متحارب گروپوں کے درمیان جھڑپوں میں ۳۰ افراد ہلاک اور ۴۰۰ زخمی ہو گئے۔ جھڑپیں اس وقت ہوئیں جب سرکاری فوج نے مسلح افراد کو شہر سے نکالنے کی دوسری بار کوشش کی۔

○ امریکی نشریاتی ادارے سی این این نے ایک خصوصی رپورٹ میں خدشہ ظاہر کیا ہے کہ امریکہ جلد ہی خانہ جنگی سے دوچار ہونے والا ہے۔ امریکی حکومت نے جس سمت قدم اٹھایا ہے وہاں انسانی قدریں پامال ہو گئی ہیں۔

○ مقبوضہ کشمیر میں حریت پسندوں اور بھارتی فوجوں کے درمیان شدید جھڑپوں میں ۱۲۸ افراد ہلاک اور ۵۳ زخمی ہو گئے۔ مرنے والوں میں ۶۶ بھارتی فوجی اور ۶۲ حریت پسند شامل ہیں فوج کے دو مخبروں اور بارہ مولا کے ڈی ایس پی کو بھی گولی مار دی گئی۔

○ امریکہ اور مصر کے درمیان امن مذاکرات شروع ہو رہے ہیں۔

○ امریکی اخبار سنڈے ٹائمز کا کہنا ہے کہ چار ماہ قبل موجودہ اسرائیلی وزیر اعظم اسحٰق رابن نے کہا تھا کہ وہ مشرق وسطیٰ میں امن حاصل کرنے کے لئے اسرائیل کی سرحدوں کو ڈرامائی طور پر تبدیل کرنے کو تیار ہیں۔ تاکہ زمین کے بدلے امن مل سکے۔ اخبار کے مطابق اب وہ شائد ایسا نہ کہہ سکیں کیونکہ ایسا کہنا یا کرنا سیاسی خودکشی ہو گی۔

○ افغانستان میں اقتدار کی جنگ میں صدر ربانی اور کمانڈر احمد شاہ مسعود کے درمیان سخت اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔

○ الجزائر میں سرکاری ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر مسلح افراد نے حملہ کر دیا۔ سیکیورٹی عملے نے سخت مقابلہ کر کے اپنا قبضہ برقرار رکھا۔

اطلاعات و اعلانات

اعلان ولادت: مکرم منظور احمد عامر کے بیٹے مکرم مقبول احمد صاحب ندیم کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۱۳ جولائی ۹۲ء کو تیسرا بچہ عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام شہریار ندیم رکھا ہے۔

○ مکرم عبدالعلی شمس صاحب منڈی بہاؤالدین کی ہمشیرہ محترمہ طاہرہ سلیمان صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر محمد سلیمان بٹ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ۸ جون ۹۲ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جو وقف نو میں شامل ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کا نام ازراہِ شفقت عطاء الحیٔ بٹ تجویز فرمایا ہے۔

احباب ان کے لئے دعا کریں۔

درخواست دعا: مکرم ملک زبیر احمد صاحب کے داماد کیپٹن نعمت اللہ صاحب صدیقی کا امریکہ میں بائی پاس کا اپریشن ہو رہا ہے۔

احباب ان کے لئے دعا کریں۔

سانحۂ ارتحال: مکرم محمد افضل انور صاحب کا بڑا بیٹا نقیب احمد بعمر ۱۰ سال عرصہ چار سال بیمار رہنے کے بعد ۸ جولائی ۹۲ء کو وفات پا گیا۔

○ مکرم ٹھیکیدار غلام محمد صاحب قادیانی مورخہ ۱۳ جولائی کو وفات پا گئے۔ مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مرزا خورشید احمد صاحب نے دعا کرائی۔

احباب ان کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔

بقیہ: صدا سے آگے

کی معرفت کے حصول کے بعد خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے خوف کے سمندروں میں غرق ہو کر اپنی گردن خدا کے آگے جھکا دیتا ہے اور کہتا ہے اے میرے مولیٰ۔ تیری جو مرضی ہے ہم اس پر راضی اور خوش ہیں، تب خدا تعالیٰ پیار سے اپنے ایسے بندہ کو اٹھاتا ہے اور اسے اتنی نعمتیں اور برکتیں ملتی ہیں کہ دنیا دار اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔"

(خطبہ عید فرمودہ ۱۲۔ نومبر ۱۹۷۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عراق ـ معائنہ ٹیم

بغداد کی وزارت زراعت کی عمارت کے باہر اقوام متحدہ کی معائنہ ٹیم دھرنا مارے کر بیٹھی ہوئی ہے۔ وہ کہتی ہے کہ معاہدے کی شرائط میں یہ بات شامل تھی کہ معائنہ ٹیم عراق میں ہر جگہ جا کر معائنہ کر سکتی ہے۔ عراقی کہتے ہیں کہ یہ بات غلط ہے۔ کچھ وقت تو دھرنا مار لیا گیا لیکن اب لوگ اس معائنہ ٹیم سے نفرت کرنے لگے ہیں اور گاہے بگاہے مظاہرے بھی کرتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ بعض اوقات ان لوگوں پر تشدد بھی کیا جاتا ہے۔ اور ایسے واقعات روز بروز بڑھ رہے ہیں۔ معائنہ ٹیم تو چند اشخاص پر مشتمل ہے مظاہرہ کرنے والے اگر ہزاروں ہو جائیں اور وہ انہیں نقصان پہنچانا چاہیں تو یہ معائنہ ٹیم کچھ نہیں کر سکتی۔ عراقی افسر یہ کہتے ہیں کہ یہ مظاہرے اور ان پر تشدد ان کی اپنی پیداوار ہے۔ یہ اپنے اس جگہ قیام سے لوگوں کے دلوں میں نفرت کے بیج بو رہے ہیں اور اس طرح مظاہرین کو دعوت دیتے ہیں کہ ان کی مخالفت کا اظہار کریں۔ گذشتہ روز (اتوار) پانچ سو طلباء نے مظاہرہ کیا اور وہاں پر امریکہ کے ایک جھنڈے کو جلا دیا گیا۔ یہ ان لوگوں کے سامنے کیا گیا جو دھرنا مار کر بیٹھے ہوتے ہیں۔ اسی طرح ایک اور واقعہ بھی پیش آیا وہ یہ تھا کہ معائنہ ٹیم کے پاس سے گزرتے ہوئے کسی شخص نے ان میں سے ایک کا بازو پکڑا اور گھسیٹا۔ کہتے ہیں وہ دراصل اس کی پٹائی کرنا چاہتا تھا۔ عراقی پہرہ داروں نے اس شخص کو پکڑ لیا۔ اور معائنہ ٹیم کے افسر اعلیٰ سے کہا کہ وہ اس شخص کو اس ناروا سلوک کی سزا دے۔ جہاں تک غم و غصہ کی لہر کا تعلق ہے وہ عراق کی گلیوں میں بھی پھیل گئی ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ یہی وہ ٹیم ہے جو اقوام متحدہ کو ایسی رپورٹیں دیتی ہے جس سے پابندیاں قائم رکھنے کے فیصلے کئے جاتے ہیں۔ عراق نے یہ فیصلہ کیا ہوا ہے کہ وہ اقوام متحدہ کی ٹیم کو وزارتِ زراعت میں نہیں جانے دیں گے۔ وہ کہتے ہیں کہ اول تو اس وزارت میں کوئی اسلحہ نہیں ہے اور دوسرے یہ کہ یہ وہ عمارت نہیں ہے جس میں داخل ہونے کی اجازت معاہدے میں شامل ہو۔ کہتے ہیں کہ عراق کے نائب صدر طہٰ الیسین رمضان نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ اس ٹیم کو اندر داخل نہیں ہونے دیا جائے گا۔ کیونکہ یہ ہمارے اقتدار پر ہاتھ ڈالنے والی بات ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جہاں تک سیکورٹی کونسل کا تعلق ہے یہ قانونی طور پر اپنا وجود کھو بیٹھی ہے۔ بعض نامعلوم مزاحمت کرنے والوں نے اقوام متحدہ کی کاروں پر سرخ پینٹ مل دی۔ یہ شخص اپنے اس فعل سے معائنہ ٹیم کے خلاف احتجاج کا اظہار کرنا چاہتا تھا

LEARN COMPUTER + TYPING
(MATRIC & ABOVE)

We provide training in various computer languages + typing in a pleasant tidy and comfortable atmospher. Registration open from 20-07-92. Also welcome for composing of all types of documents.

INSTITUTE OF COMPUTER COMPOSING
YAD GAR CHOWK, RABWAH PH: 881.

تربیت اولاد کا ایک اہم ذریعہ ــــ دُعا

حضرت بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں:

وہ مغلوب الغضب اور سبک سر اور طائش العقل ہرگز سزاوار نہیں کہ بچوں کی تربیت کا متکفل ہو۔ جس طرح اور جس قدر سزا دینے میں کوشش کی جاتی ہے۔ کاش دعا میں لگ جائیں۔

ضرورت ہے

۱۔ خدمت گار برائے فیکٹری عمر ۱۸ تا ۳۰ سال۔ تنخواہ معقول بمعہ رہائش۔

۲۔ ایسے لڑکے جو آٹو موٹر پارٹس کی تربیت حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ دوران تربیت وظیفہ اور رہائش کا انتظام ہوگا

رابطہ پتہ

میاں بھائی۔ ۱۔ منٹگمری روڈ۔ لاہور

فون: ۲۲۳۳۷۲، ۲۲۳۳۷۳

شیزان

پاکستان میں
تازہ پھلوں کی مصنوعات
بنانے والا
سب سے بڑا ادارہ

Shezan International Ltd., Lahore-Karachi.

adcom 111-89